نوائط کیلئے غیر کفو میں سے ہونا (بقول طبری نوائط کا تعلق اہل قریش سے ہے) تو کسی حد تک صحیح ہے' اس لئے کہ لالہ میاں کا تاریخی اعتبار سے قریشی النسب یا عربی النسل ہونا بھی ثابت نہیں ہے۔اور مصنف تاریخ یمن کی تحقیق کے مطابق نوائط ملاحوں کا ایک قبیلہ ہے جو بغداد سے نو میل پر ایک مقام وائط ہے' وہاں کے تاجر بنو وائط کہلائے جو بعد میں نوائط ہوگیا۔راجح قول یہی معلوم ہوتا ہے اور قرائن بھی اسی کی شہادت دے رہے ہیں۔ورنہ ایک عالی نسب قبیلہ کے دعویدار افراد سے ایسی غداری ممکن نہ تھی جو کہ ایک معمولی نو مسلم ملک جہاں خاں کی وفاداری کا بھی مقابلہ نہ کرسکے۔

اور جہاں تک ٹیپو سلطان کے ایک داعی و مبلغ اسلام اور فراست ایمانی و حمیت دینی سے معمور ہونے کا ہے اس پر اس کتاب میں ضرور کچھ روشنی ڈالی گئی ہے اور بجز دوسری کتابوں کے کچھ اضافہ ہوا ہے اور یہ ایک اچھی چیز ہے۔یہ بات صحیح ہے کہ نواب حیدر علی ناخواندہ تھے لیکن انہوں نے اپنے فرزند ٹیپو سلطان کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی بلکہ ٹیپو کی دینی و عصری تعلیم و تربیت اور فنون عسکری و سپاہ گری میں قابلیت و مہارت کیلئے اس دور کے ماہرین علوم و فنون کو مختص کیا تھا' نیز انہوں نے اپنے دور کے بڑے بڑے علماء و مشائخ کو ملک کے مختلف گوشوں سے بلا کر اپنی قلمرو میں بسایا بھی تھا۔اور دوسری بات یہ ہے کہ ٹیپو اور ان کے آباؤ اجداد در حقیقت قریشی النسب ہی ہیں جو مکہ کا مشہور اور نبوی خاندان ہے۔تو ٹیپو کی حمیت دینی و فراست ایمانی کا اثبات اسی سے ہوجاتا ہے کہ اس کے لئے دور کی کوڑی لانے کی چنداں ضرورت نہیں رہی۔

من جملہ اس کتاب کے مطالعہ سے صرف یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ اہل نوائط پر غداری کا جو کلنک لگ چکا ہے ہر جائز و ناجائز طریقہ سے اس کا ازالہ۔در حقیقت مصنف خود اہل نوائط میں سے ہیں۔بعض اوقات چھوٹے یا معمولی قسم کے داغ دھبے دھونے یا کھرچنے کی کوشش میں بعض بڑے قسم کے دھبے لگ جاتے ہیں۔یہاں پر بھی یہی ہوا کہ بدر الزماں نائطہ کو چھوٹی غداری سے بچانے کی کوشش میں مہدی علی نائطہ کی بڑی غداری گلے کی ہڈی بن گئی۔معلوم ہونا چاہیے کہ کسی بڑے ادارے سے کتاب کے شائع کرادینے اور نامور افراد سے مقدمہ وغیرہ تحریر کرادینے سے اصلی تاریخی حقائق و واقعات چھپائے نہیں چھپتے۔بہر حال غداری غداری ہی ہے' اور اہل نوائط میں سے صرف بدر الزماں خاں اور مہدی علی خاں ہی سے ثابت ہورہی ہے تو ان دونوں ہی کو غدار گردانا چاہیے نہ کہ پوری برادری کو' ورنہ یہ بات سراسر ظلم' دیانتداری اور انصاف کے عین اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔

آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بھی ہمیں ارسال کرسکتے ہیں

editor_alhaq@yahoo.com

مولانا مفتی عظمت اللہ بنوی *

اسلام میں مزدوروں اور بچوں کے حقوق' جبری مشقت کی ممانعت

اسلام میں معاشرے کے جملہ افراد و طبقات کے اجتماعی و انفرادی حقوق اور فرائض کا تعین بڑے جامع اور مفصل انداز میں موجود ہے۔ کوئی بھی فرد' طبقہ ایسا نہیں رہتا جس کے لئے حقوق و فرائض اور حدودِ کار کے کلیدی اور اساسی اصول و ضوابط اس دینِ فطرت نے فراہم نہ کئے ہوں۔ اسی طرح اسلام میں محنت اور محنت کار (مزدور) کا مقام بھی بہت اعلیٰ اور ارفع ہے اور نبی کریم ﷺ نے محنت کار کو اللہ کا دوست گردانا ہے۔ جس کا اخروی ٹھکانہ جنت ہے۔ اسلام نہ صرف محنت و مزدوری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے بلکہ حصول رزق حلال عین عبادت قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

عن عبداللہ بن مسعودؓ ان النبی ﷺ قال طلب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ (احیاء علوم الدین للامام ابوحامد محمد بن الغزالی)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حلال روزی کا طلب کرنا (دوسرے) فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔

قرآن کریم نے متعدد مقامات پر کسب حلال کی اہمیت و مقام واضح کیا ہے اور حلال محنت و مزدوری کی ترغیب دی ہے' ایک جگہ ارشاد باری عز اسمہ ہے:

یاایھا الذین امنوا کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم (الآیۃ سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔

ایک حدیث شریف میں کسب حلال سے اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرنے جہاد کے مترادف قرار دیا گیا ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسب حلال محنت و مزدوری جہاد فی سبیل اللہ کی طرح ایک عبادت ہے۔

جدید معاشیات کے ماہرین کے نزدیک "محنت" پیدائش دولت کے اساسی عاملین میں سے ایک ہے۔ آج محنت کی عظمت اور محنت کار مزدور کی اہمیت کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔ بعد از خرابی بسیار محنت کشوں کے حقوق کا احساس اقوام عالم میں

---

* مدیر مسؤل المباحث الاسلامیہ و استاد جامعہ المرکز الاسلامی۔ بنوں۔